جانوروں کی شکل میں
قرآنی آیات لکھنا کیسا؟

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی
محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ




جانوروں کی شکل/تصاویر میں قرآنی آیات لکھنا کیسا؟
(فتوی نمبر ۱)

مخدومِ ملت سرمایہ اہلِ سنت حضرت علامہ و مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی۔ نفعنا اللہ بطول حیاتک۔ آمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

بعد از سلامِ مسنون عرض ہے کہ ہمارے ہاں خَطّاطی(نقش) کی آڑ میں بسم اللہ شریف کلمہ پاک یا قرآن پاک کی آیات کو مختلف شکلوں میں جن میں بعض تو چرند و پرند کی ہیں اور بعض ایسے غیر جاندار کی ہیں کہ جن میں اِہانت (بے ادبی) کا پہلو پایا جاتا ہے۔ مثلاً ہوائی جہاز یا گاڑی اور کرسی و ٹیبل(Table) کی شکل میں ہم بسم اللہ شریف یا قرآن مجید کی کسی آیت کی خَطّاطی (نقش) کرنا۔ جن میں لوگ تھوکتے، چھوٹا، بڑا پیشاب کرتے ہیں اور ان پر بیٹھتے ہیں جس میں بسم اللہ شریف اور آیہ قرآنی کی توہین ہے اور یہ وبا پھیلتی جارہی ہے۔

گرامی قدر جناب قبلہ: جب بھی کسی فتنہ نے سر اٹھایا، چاہے وہ فتنہ قادیانیت ہو، یا فتنہ پرویزیت ناموسِ رسالت ﷺ کے قانون میں تبدیلی کا فتنہ ہو یا مدارس دینیہ کے آرڈیننس(Ordinance) کا فتنہ۔[1] الغرض کوئی بھی فتنہ ہو، علماء و مشائخ اہلسنت نے ایسے فتنوں کی سرکوبی(خاتمہ) میں کلیدی(اہم) کردار ادا کیا ہے۔ جب بھی کوئی فتنہ رونما(ظاہر) ہوا تو علماء و مشائخ اہلسنت اس فتنہ کے سدّباب(خاتمہ) کے لئے کمربستہ ہو گئے۔ مجملہ اِن فتنوں کے خَطّاطی (نقش) کے پردے میں بسم اللہ شریف اور آیاتِ قرآنی کو مختلف تصاویر کی صورت میں شائع کرنا بھی ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اگر اب سے اس کی بیخ کنی(جڑ سے خاتمہ) نہ کی گئی تو یہ ایک بہت بڑے فتنے کی صورت میں رونما ہو گا۔

اس فتنہ کے سدّباب(خاتمہ) کے لئے والد صاحب نے مجھے حکم فرمایا۔ میں اس کے لئے کوشاں ہوں اور اس تصویر کشی و خَطّاطی(نقش)[2] کے متعلق ہم نے یہاں جتنے بھی ہمارے مشہور و معروف ادارے ہیں اُن سے فتاوی لئے ہیں۔ جن میں سے بطورِ نمونہ دو فتواؤں کی فوٹو کاپیاں میں آپ کی خدمتِ عالیہ میں بھیج رہا ہوں تاکہ آپ کو حقیقتِ حال کا اچھی طرح علم ہو جائے۔ اور مفتی صاحبان نے درج ذیل اُمور کی تصریح کی ہے۔

یہ حرام ہے ایسا فعل کرنے والا استحقاق و اہانتِ قرآن مجید (قرآن مجید کی بے ادبی) کی وجہ سے بالاجماع کافر ہو گیا۔ ایسی تصاویر بنانے، چھاپنے چھپوانے اور اُن میں تعاون(مدد) کرنے والے، ارتکابِ کفر(کفر کرنے) میں برابر کے شریک ہیں۔ اُن کو تجدیدِ ایمان اور تجدید نکاح اعلانیہ کرنا ضروری ہے۔ اگر حکمِ شرعی پہنچنے کے بعد بھی وہ بضد ہوں تو ان کا منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھا کر بچوں کو پیچھے چھوڑ کر اس کی خوب رُسوائی کی جائے اس کے پیچھے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ وہ کلامِ الٰہی کے ساتھ مزاح کرنے کی بناء پر کافر ہو گیا ہے۔ حکومت اور عدالت کے واسطے سے اس کو سخت سزا دلوائی جائے تاکہ دوسروں کے لئے سامانِ عبرت ہو۔

---

1) قانون: وہ تحریری حکم جو صدر مملکت یا وزیر اعظم کی طرف سے بغیر منظوری مقننہ نافذ ہو۔

2) تصویری صورت میں قرآنی آیات لکھنے۔

اس شخص مذکور پر توبہ کرنا تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح اعلامیہ کرنا ضروری ہے۔ اس کو حکومت وعدالت کے ذریعے فی الفور سخت سزا دلوائی جائے۔ تاکہ اس فتنہ کا سدّباب (خاتمہ) ہو سکے اور آئندہ کے لئے کوئی بھی ایسے شنیع کام (بُرے کام) کا ارادہ نہ کرے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ وباء عام ہو جائے گی۔ کیونکہ ایسی صورتیں بارہا پیش آچکی ہیں جیسے: جوتیوں اور پہننے کے کپڑے پہ بسم اللہ شریف اور کلمہ پاک پرنٹ (Print) کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اس فتنہ کے سدّباب (خاتمہ) کے لئے ہم یہ فتوی آپ کی خدمت میں بھیج رہے ہیں۔ کیونکہ آپ سرمایہ اہلسنت ہیں اور آپ کے ادارہ کو اہلسنت کے مرکز ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔ برائے مہربانی یہ ذرا جلدی عنایت فرمائیے گا۔ ہم آپ کے بہت مشکور و ممنون (احسان مند) رہیں گے۔ مہربانی میری طرف سے اور والد صاحب کی طرف سے سلام قبول ہو۔ فقط والسلام

الراقم پیر سید غلام رضوانی شاہ جیلانی،

جیلانی ہاؤس مکلی ٹھٹھہ سندھ 03-08-2002

(1) کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام و مفتیانِ عظام درج ذیل مسائل میں کہ اسمائے باری تعالیٰ، آیاتِ قرآنیہ خصوصاً تسمیہ کو تصاویر میں خَطّاطی (نقش) کرنا کیسا ہے؟

(2) قرآن مجید کو ایسی تصاویر میں خَطّاطی (نقش) کرنا استحقاقِ قرآن حکیم ہے یا نہیں؟ اگر توہین و استحقاق قرآن مجید ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟ اور اِس گستاخی کرنے والے کو شرعاً اور قانوناً کیا سزا ملنی چاہئے؟

(3) اگر ایسی حرکت کرنے والا کفر کا مُرتکِب ہوا ہے تو اس کے نکاح کا حکم کیا ہے؟ اور اسے تجدیدِ ایمان و نکاحِ اعلانیہ کرنا چاہئے یا خفیہ؟

(4) اس شنیع کام (برے کام) کے مُرتکِب کی گزشتہ نمازوں، حج و دیگر عبادات کا کیا حکم ہے؟ اگر اس کے بعد بھی امامت کرتا ہے تو اس کی امامت و خطابت کا کیا حکم اور اس گستاخی کے سرزد ہونے کے بعد لوگوں نے یہ جانتے ہوئے کہ یہ اس فعل کا مُرتکِب ہوا ہے اس کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں تو اس کا کیا حکم ہے؟

(5) ایک شخص نے اپنی کتاب میں یہ تصاویر چھپوائی ہیں۔ ایسی تصاویر بنانا، چھاپنا، چھپوانا یا کسی بھی طرح اس میں مُعاونت (مدد) کرنا گناہ میں معاونت کرنے کے برابر ہیں یا نہیں؟

کتاب و سنت کی روشنی میں مذکورہ بالا تمام سوالات کے مدلل جوابات عنایت فرما کر عِنْدَ اللّٰہ مَاجُوْر ہوں۔

الجواب بعون الملک الوھاب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْکَبِیْرِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہِ الْکَرِیْمِ الْبَشِیْرِ النَّذِیْرِ

صورتِ مسئولہ میں متعدد کفریات و حرام اُمور کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

ا۔ تصویر حرام ہے۔

۲۔ استحقاقِ اسماءِ الٰہی اور قرآن کفر اور حرام ہے۔

۳۔ آیات قرآنیہ کو کھیل تماشہ بنانا،

۴۔ بالخصوص بسم اللہ شریف کو کھیل تماشہ بنانا،

۵۔ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے مذاق وتَمَسْخُرْ کرنا ابلیس کی طرف سے دھوکہ ہے کہ وہ زہر ملا کر شہد پلاتا ہے۔

۶۔ یہ تمام اُمور حرام اور کفر ہیں۔

۷۔ اللہ تعالیٰ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی کے ارادہ پر مذکورہ بالا اُمور کا ارتکاب ڈبل کفر ہے۔

اِن تمام اُمور کو مُفصَّل (تفصیل کے ساتھ) لکھا جائے تو ایک ضخیم تصنیف (بڑی کتاب) تیار ہو مختصراً معروضات حاضر ہیں۔

ا۔ جاندار کی تصویر۔

فوٹو حرام اَشَدُ حرام ہے۔ اگرچہ دور حاضرہ کے ٹیڈی مجتہدین نے موجودہ صورت کی تصویر۔ فوٹو کو حلال اور جائز قرار دیا ہے۔ اور صریح احادیث مبارکہ کی ایسی تاویلاتِ فاسدہ گھڑی ہیں کہ جنہیں سُن کر شیطان ابلیس بھی حیران ہے۔ اِن ٹیڈی مجتہدین کی اس حرکت سے دو مقصد عیاں ہیں۔
عوام کی خوشنودی (اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ) کی نوید (خوشخبری) سُنا کر ایسی حرکت کی کہ جس سے نہ خدا راضی نہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ ابلیس بغلیں دبا رہا ہے۔

۲۔ فوٹو وتصویر کے جواز کے فتوی سے ان کی پانچوں انگلیاں گھی میں کہ ٹی۔ وی اور ویڈیو کے ذریعے خوب چرچا ہو گا نہ صرف اپنے ملک میں مفت کی شہرت حاصل ہو گی بلکہ جملہ ممالک میں واہ، واہ وصول ہو گی۔

اس تصویر پر اور فوٹو کی حُرمت میں امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ کا رسالہ "حرمتہ تصویر" خوب ہے اُن کے فیض وبرکت سے فقیر کے تین رسالے مطبوعہ ہیں۔

ا۔ اسوء التعزیر مع تصویر کے احکام۔

۲۔ فوٹو تصویر اور ویڈیو کی حرمت۔

۳۔ ڈش اور کیبل کی تباہ کاریاں۔

۳۔ اِسْتِخْفَافْ یعنی تحقیر اسماءِ الٰہیہ اور قرآن پاک، (اللہ تعالیٰ کے اسماء اور قرآن مجید کو کمتر سمجھنا) شدید ترین کفر اور سخت عذاب کا مُوْجِبْ (حقدار اگر توبہ کرکے نہ مرا) اس پر تفصیل کی ضرورت نہیں جسے: ذات حق کی کبریائی ذہن میں ہے اس کا تو استخفاف حق سے کلیجہ جائے گا (اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے)۔ فقہ کی مشہور کتاب بزازیہ میں ہے:

إذا وصف الله تعالى بما لا يليق به أو سخر اسماً من أسمائه تعالى أو بأمر من أوامره أو أنكر وعداً ووعيداً يكفر [3]

(بزازیہ علی ھامش الہندیہ ص ۳۲۳ ج ۲)

آیات قرآنیہ یا صرف (آیہ) بسم اللہ شریف کے ساتھ تَمَسْخُرْ وتحقیر کا حکم وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم سے تمسخر کا بھی وہی حکم جو نے کور ہوا۔ وغیرہ وغیرہ۔

---

3) (الفتاوى البزازية أو (الجامع الوجيز في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان)، كتاب ألفاظ تكون إسلاماً أو كفراً أو خطأ، الثاني فيما يتعلق بالله تعالى، ۳۲۳/۲، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ۲۰۰۹م)

جو لوگ ایسے برے اُمور سے اجر و ثواب کا تصور رکھتے ہیں تو یہ دراصل شیطان کی شرارت ہے۔ یہ اس کا انسان کے ساتھ زبردست دھوکہ ہے اور انسان کا دشمن تو ہے ہی اسی لئے وہ شہد میں زہر ملا کر تباہ برباد کرتا ہے شیطان کے امر میں نفس کی حمایت آگ پر تیل ڈالنے والا معاملہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نفس شیطان سے بھی زیادہ انسان کا بدترین دشمن ہے۔ اسی لئے امام احمد رضا خان محدث بریلوی قدس سرہ نے فرمایا:

رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا   کہاں تو نے دیکھے ہیں چندرانے والے

اور حدیث شریف میں ہے: أعدی عدوك نفسك التي بين جنبيك [4]

یعنی تمہارے لیے سب سے بدترین دشمن تمہارا اپنا نفس ہے۔

جس نے کفریات اور حرام اُمور کا ارتکاب کیا ہے وہ کافر اور سخت مجرم ہے اس پر توبہ واجب ہے اگر بلا توبہ (توبہ کئے بغیر) مر گیا تو سیدھا جہنم میں جائے گا جب تک توبہ نہ کرے وہ کافر رہے گا۔ اگر شادی شدہ ہے تو اس کی بیوی اس پر حرام رہے گی توبہ کے بعد تجدید نکاح بھی ضروری ہے اس کے پیچھے نماز پڑھنا حرام توبہ نہ کرے تو مسلمان اس کا بائیکاٹ کر دیں۔ ہاں سچے دل سے توبہ کر لے تو پھر اس کے ساتھ مسلمانوں جیسا نہ برتاؤ کرنا چاہئے۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

الفقیر القادري ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہٗ

(فتوی نمبر ۲)

مسئله: کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ کو ان صورتوں میں بنا کر لکھنا کیسا ہے اور ایسے شخص کے بارے میں حکم شرعی کیا ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب تحریر فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اَلۡجَوَاب بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّاب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

جاندار کی صورت بنانا حرام ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو مختلف جانوروں کی صورت میں بنا کر لکھنا اور کسی تصویر میں لفظِ "اللہ" کو خرگوش کے کان بنانا اور کسی تصویر میں لفظِ "اللہ" کو ہاتھ کی انگلیاں بنانا اور کسی تصویر میں پرندے کے پَر بنانا اللہ تعالیٰ کے نام کو بگاڑنا ہے قرآن مجید میں ہے:

وَلَا تَنَابَزُوۡا بِالۡاَلۡقَابِ. (الحجرات:۱۱)

اور کسی کے نام کو بگاڑنا اس کی بداہۃً توہین (کھلا توہین) ہے اور اللہ تعالیٰ کے نام کو اس طرح لکھنا کہ جس کو اس نے حرام قرار دیا ہے یہ بھی اس کی توہین ہے۔ نیز اس میں قرآن مجید کی صورت بسم اللہ الرحمن الرحیم کو کھیل بنایا ہے اور قرآن مجید کی کسی بھی آیت کو کھیل بنانا اور اس پر تصویر بنانے کی مشق کرنا،

---

4) (الزهد الكبير للبيهقي، فصل في ترك الدنيا ومخالفة النفس والهوى، ١٥٧/١، الحديث ٣٤٣، مؤسسة الكتب الثقافية، سنة النشر: ١٤٠٨ھ ١٩٨٧م)

یہ بھی قرآن مجید کی توہین ہے۔ سو جس شخص نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو ان مختلف پرندوں کی شکل میں لکھا ہے وہ متعدد وجوہ سے اللہ تعالی کے اسمِ جلالت اور قرآن مجید کی آیت کی توہین کا مُرتکِب ہوا۔ سو ایسا شخص حسبِ تصریحاتِ فقہاء (فقہاء کی دلائل کی روشنی میں) کفر کا مُرتکِب ہوا۔ اس پر مطلقاً تصویر گری اور خصوصاً ایسی تصویر گری سے توبہ کرنا واجب ہے۔ وہ دوبارہ کلمہ پڑھ کر ایمان لائے اور شادی شدہ ہو تو تجدیدِ نکاح بھی اس پر لازم ہے۔

فتاوی بزازیہ میں ہے:

إذا وصف الله تعالى بما لا يليق به أو سخر اسماً من أسمائه تعالى أو بأمر من أوامره أو أنكر وعداً ووعيداً يكفر [5]

(فتاوی بزازیہ علی ھامش الہندیہ ج ۲ ص ۲۲۳، فتاوی تاتارخانیہ، ج ۵، ص ۴۶۱)

یعنی اگر اللہ تعالی کو ایسی چیز سے متصف کیا جو اس کے لائق نہ ہو یا اس کے کسی نام یا حکم کا مذاق اڑایا یا اس کے وعدے یا وعید کا انکار کیا تو ایسا شخص کافر ہو جائے گا۔ واللّٰہ ورسولہ اعلم بالصواب

محمد اسماعیل قادری نورانی غفرلہٗ

☆ الجواب صحیح ہے۔ ☆

غلام رسول سعیدی غفرلہٗ ------

عزیزم مولانا حافظ قاری محمد اسماعیل زِیْدَ مَجْدُہٗ نے استفتاء کا جس انداز میں قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب دیا وہ بالکل صحیح ہے نیز یہ کہ آئندہ پیدا ہونے والے فتنوں کی راہ کو اس طرح بند کیا ہے کہ آئندہ کوئی قرآن و حدیث اور دین کے مُسَلَّمْ مسائل کو بازیچہ اطفال (بچوں کا کھیل) بنانے کی جرات نہ کر سکے۔ الجواب صحیح والمجیب نجیح احقر جمیل احمد ----- ۲۲ ربیع الاول ۱۴۲۳ھ

(فتوی نمبر ۳)

الاستفتاء ------

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ،

۱۔ قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم کی اس طرح خَطّاطِی (نقش) کرنا کہ کسی جانور کی تصویر بن جائے یعنی جانور کی صورت میں اس کی خَطّاطِی (نقش) کرنا کیسا ہے؟ ایسے خطاط کے لئے کیا حکم ہے؟

۲۔ اور جو شخص اسے اپنی کتاب میں چھپوائے وہ بھی اس کے ساتھ گناہ میں برابر شریک ہے یا نہیں؟

---

5) (الفتاوى البزازية أو (الجامع الوجيز في مذهب الإمام الأعظم أبي حنيفة النعمان)، كتاب ألفاظ تكون إسلاماً أو كفراً أو خطأ، الثاني فيما يتعلق بالله تعالى، ۲/۲۲۳، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان، ۲۰۰۹م)

۳۔اور پھر اس کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

۴۔اور اگر یہ شخص کفر کا مُرْتَکِبْ ہوا ہے تو تجدید ایمان و نکاح اعلانیہ کرنا ہو گا یا خفیہ ہی کافی ہو گا؟

۵۔ نیز اس کی امامت کا کیا حکم ہے؟یعنی گزشتہ و آئندہ نمازوں کا کیا حکم ہے؟

٦۔اور اگر وہ اپنے اس فعل کو غلط نہ مانے اور اسے کارِ ثواب جانتا ہو اور اس کے جواز پر ہی مُصِرْ(ڈٹا) رہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

(السائل:سید غلام رضوانی جیلانی،جیلانی ہاؤس مکلی ٹھٹھہ)

"باسمه سبحانه تعالى و تقدس الجواب"

اللہ عزوجل پناہ دے ابلیس لعین کے مکائد(مکروفریب) سے سخت ترکید یعنی فریب ہے کہ آدمی سے حسنات کے دھوکے میں سَیِّآٰتْ(برائی) کراتا ہے اور شہد کے بہانے زہر پلاتا ہے۔"والعياذ بالله رب العالمين"[6]

جاندار کی صورت میں قرآن کی خَطّاطِی(نقش) کرنے اور کرانے، چھاپنے اور چھپوانے والوں نے گمان کیا کہ وہ قرآن مجید کا حق محبت بجالا رہے ہیں اور اللہ تعالی اور اس کے محبوب ﷺ کو راضی کر رہے ہیں حالانکہ حقیقۃً وہ اپنی اِن حرکاتِ باطلہ سے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی صریح نافرمانی کر رہے ہیں اور اس پر پہلے ناراض ہونے والے اللہ تبارک و تعالٰی و سید عالم ﷺ ہیں۔

ا۔جاندار یا ایسی اشیاء جو انسان اپنے مصرف میں لاتا ہے اور ان میں حقارت کا پہلو پایا جائے جیسے: جوتا وغیرہ کی صورت میں قرآن کریم یا اس کے کسی جزء کی خَطّاطِی(نقش) کرنا کرانا، چھاپنا اور چھپوانا سب حرام ہے کیونکہ جاندار کی تصویر بنانا خود حرام ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری متوفی ٢۵٦ھ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

ان اشد الناس عذابا عند الله المصورون[7]

یعنی اللہ تعالی کے ہاں سخت ترین عذاب تصویر بنانے والوں کو ہو گا۔

امام اہل سنت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

صورت گری جاندار مطلقاً حرام است لا جرم علما تحریم مطلق تصریح فرموده اند مولانا على قارى عليه رحمة الباري در مرقات۔

فرموده:

قال اصحابنا وغيرهم من العلماء تصوير صورة الحيوان حرام شديد التحريم وهو من الكبائر لانه متوعد عليه بهذا الوعيد الشديد .المذكورة في الاحاديث الخ"[8]

---

6)(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحت،۱۰/۱۶۹، مطبوعہ:ادارہ تصنیفات امام احمد رضا طباعت بار اول ۱۹۸۸ء)

7)(صحیح البخاري، کتاب اللباس،باب عذاب المصورين يوم القيمة،۴/۷۵،الحديث ۵۹۵،مطبوعة دار الكتب العلمية بيروت الطبعة الأولى للعام ۱۴۱۹ھ ۱۹۹۸ء)

8)(فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ،۱۰/۷۲، مطبوعہ:مکتبہ رضویہ، کراچی،سال طباعت ۱۴۱۲ھ ۱۹۹۲ء)

یعنی جاندار کی تصویر بنانا مطلقا حرام ہے۔ علماء کرام نے تحریمِ مطلق کی تصریح فرمائی ہے مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری فرماتے ہیں: علماء میں سے ہمارے اصحاب (احناف) اور ان کے غیر نے کہا کہ جاندار کی تصویر بنانا حرام "شديد التحريم" ہے اور وہ کبائر میں سے ہے۔ کیونکہ اس پر سخت وعید آئی ہے جو احادیث میں مذکور ہے۔

جب جانور کی تصویر کو فقہا کرام نے حرام شدید تحریم لکھا ہے تو قرآن کریم کی کوئی سورت یا آیت بسم اللہ الرحمن الرحیم کی جو کہ قرآن مجید کی ایک آیت کا جزء ہے۔

جیسا کہ قرآن میں ہے: إِنَّهُ مِن سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (النمل:۳۰)

ترجمہ: بے شک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بے شک وہ اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے۔ (کنز الایمان)

یا اسماء الٰہیہ کو کسی بھی حیوان کی صورت میں خَطَّاطِی (نقش) کرنا اَشَد حرام (سخت حرام) ہے۔ اور ایسا کرنا حق کو باطل سے ملانا ہے جو کہ حرام ہے۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے: وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ. (البقرۃ:۴۲)

ترجمہ: اور حق کو باطل سے نہ ملاؤ۔ (کنز الایمان)

اور قرآن کریم کو کسی جاندار کی صورت میں اسی طرح ایسی اشیاء کی صورت میں جو انسان اپنے مَصْرَفْ (کام) میں لاتا ہے اور اس میں تحقیر کا پہلو ہوتا ہے ان میں قرآن کریم کی خَطَّاطِی (نقش) کرنا اِسْتِخْفَافْ بِالْقُرْآنْ (قرآن کی تحقیر) ہے اور اِسْتِخْفَافْ بِالْقُرْآنْ (قرآن کی تحقیر) حرام و کفر ہے۔

چنانچہ امام ابو الفضل عیاض بن موسیٰ بن عیاض متوفی ۵۴۴ھ لکھتے ہیں:

اعلم ان من استخف بالقرآن أو المصحف أو بشئ منه فهو كافر عند أهل العلم بإجماع ملخصاً[9]

یعنی جان لے بے شک جس نے قرآن یا مصحف، یا قرآن کے کسی جزء کی تحقیر کی پس وہ اہل علم کے نزدیک بالاجماع کافر ہے۔

قرآن میں ہے: وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ ۚ تَنْزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ. (حم، السجدۃ:۴۲)

ترجمہ: بے شک وہ عزت والی کتاب ہے باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے نہ اس کے پیچھے سے اتارا ہوا حکمت والے سب خوبیوں سراہے کا۔ (کنز الایمان)

علامہ احمد شہاب الدین خفاجی مصری لکھتے ہیں: استخف بالقرآن: تهاون تعظيمه وتوقيره.[10]

یعنی اِسْتِخْفَافْ بِالْقُرْآنْ (قرآن کی تحقیر) کا معنی ہے اس کی تعظیم و توقیر کو حقیر جاننا۔

اور جس قول و فعل میں بھی قرآن کی سوادبی (بے ادبی) یا تحقیر پائی جائے وہ فعل حرام ہوگا اسی لئے دف یا تازیانہ کی ضرب پر قرآن پڑھنا حرام ہے۔ اگرچہ اوقات سرور میں چند شرائط اور قیود کے ساتھ دف بجانا جائز ہے۔

امام اہل سنت امام احمد رضا متوفی ۱۳۴۰ھ لکھتے ہیں:

---

9) (الشفاء بتعريف حقوق المصطفى، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل فيمن استخف بالقرآن أو المصحف الخ، ۲/۱۱۰، مطبوعة دار الكتب العربي، بيروت ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۴ء)

10) (نسيم الرياض، القسم الرابع، الباب الثالث، فصل: فيمن استخف بالقرآن الخ، ۴/۵۵۴، مطبوعة دار الكتب العربي، بيروت)

اولاً سرور میں دف بجانا جائز ہے بشرطیکہ جلاجل یعنی جھانج نہ ہوں نہ وہ موسیقی کے تال پر بجایا جائے ورنہ وہ بھی ممنوع ہے۔(کما في رد المحتار)[11]

اور اس دَف کی ضَرب پر قرآن پڑھنا جس کا شرعی حکم ذکر کیا گیا، حرام ہے۔ کیونکہ اس میں قرآن کی بے ادبی اور تحقیر ہے اور فقہائے کرام نے اس فعل کے مُرتکِب کو کافر قرار دیا ہے۔

چنانچہ علامہ عالم بن العلاء انصاری متوفی ۷۸۶ھ لکھتے ہیں: واذا قرأ القرآن على ضرب الدف او القصب فقد كفر.[12]

اور علامہ حافظ الدین محمد بن شھاب ابن البزاز حنفی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں:

قرا القرآن على ضرب الدف و القضيب يكفر لا ستخفافه و ادب القرآن ان لا يقرأ في مثل هذه المجالس[13]

اور علامہ نظام الدین خیلی متوفی ۱۱۶۱ھ لکھتے ہیں: اذا قرأ القرآن على ضرب الدف و القصب فقد كفر.[14]

یعنی جس نے دَف اور قضیب[15] پر قرآن پڑھا وہ تحقیر یا اِہانتِ قرآن (قرآن کی تحقیر) کی وجہ سے کافر ہو جائے گا اور ادبِ قرآن یہ ہے کہ قرآن ایسی مجالس میں نہ پڑھا جائے۔

شرائط و قیود کے ساتھ بجائے گئے دَف، جو شرعاً جائز ہے، اس کی ضرب پر قرآن پڑھا تو پڑھنے والا کافر ہو گیا۔ تو جاندار کی تصویر بنانا جو کہ شرعاً حرام ہے اس کی صورت میں قرآن لکھنے سے لکھنے والا کیسے کافر نہ ہو گا۔ لہٰذا وہ بطریقِ اولی کافر ہو گا۔ کیونکہ اگر ضرب دف پر قرآن پڑھنا استخفاف بالقرآن (قرآن کی توہین) ہے تو جاندار کی تصویر کی صورت میں یا انسان کے مَصْرَفْ (کام) میں آنے والی اشیاء جن میں تحقیر و اہانت پائی جائے، کی صورت میں قرآن لکھنا بطریقِ اولی اِسْتِخْفَافْ بِالْقُرْآنْ (قرآن کی تحقیر) ہے اور اِسْتِخْفَافْ بِالْقُرْآنْ (قرآن کی تحقیر) کفر ہے۔

اسی طرح مزاح جو جھوٹ نہ ہو اور اس میں کسی کی تحقیر و تذلیل نہ ہو اور کسی کی دل آزاری نہ ہو وہ ممنوع نہیں۔ اس مزاح میں قرآنی آیت کو داخل کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

امام حافظ الدین محمد بن محمد بن شہاب المعروف بابن البزاز الکروری الشی متوفی ۸۲۷ھ لکھتے ہیں:

ادخال آية القرآن في المزاح كف لانه استخفاف به[16]

یعنی آیت قرآن کو مزاح میں داخل کرنا کفر ہے کیونکہ ایسا کرنا اِسْتِخْفَافْ بِالْقُرْآنْ (قرآن کی تحقیر) ہے۔

---

11) (فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، لھو ولعب کھیل تماشہ، اوقاتِ سرور میں دف بجانا، ۱۰/۴۶۱، مطبوعہ: ادارہ تصنیفات امام احمد رضا)

12) (الفتاوى التاتار خانية، كتاب أحكام المرتدين، فيما بتعلق بالقران، ۵/۴۹۱، مطبوعة ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي، الطبعة الأولى 1416ھ)

13) (فتاوى بزازية برحاشية الفتاوى الهندية، كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا او خطاء الفصل التاسع فيما يقال في القرآن والانكار والصلاة، ۶/۳۳۸، مطبوعة دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۲۹۱ھ ۱۹۷۳ء)

14) (فتاوى هندية، كتاب المير، الباب التاسع في احكام. المرتدين، مطلب: موجبات الكفر، نوع: يتعلق بالقرآن، ۲/۲۶۷، مطبوعة دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۳۹۳ھ، ۱۹۷۳ء)

15) "قضیب" سے مراد ایک مخصوص لکڑی کی چھڑی جو بعض موسیقی کی دھنوں میں استعمال ہوتی تھی۔

16) (فتاوى بزازية برحاشية الفتاوى الهندية، كتاب: الفاظ تكون اسلاما او كفرا أو خطاء الفصل التاسع فيما يقال في القرآن والاذكار والصلاة، ۶/۳۳۸، مطبوعة دار المعرفة، بيروت، الطبعة الثالثة ۱۳۹۳ھ ۱۹۷۳ء)

جب غیر ممنوع مزاح میں قرآن پاک کی آیت داخل کرنے والا کافر ہے تو قرآن سے ممنوع خَطّاطِی(نقش) کرنے والا بطریقِ اَولی کافر ہو گا لہذا ایسا کرنے والے پر تجدیدِ ایمان لازم ہے اور اگر شادی شدہ ہو تو تجدیدِ نکاح بھی لازم ہے۔

خطاط یا کاتب(ماہرِ فنِ کتابت) ایسی خَطّاطِی(نقش) یا کتابت کرکے قرآن کریم کی تحقیر کا مُرتکِب ہو کر کافر ٹھہرا اور اسے چھاپنے چھپوانے والے اس کی اشاعت میں تعاون کرکے اس کے ساتھ اس گناہ وعُدْوَانْ(زیادتی) میں شریک ہوتے ہیں ان کا حکم بھی وہی جو خطاط وکاتب(ماہرِ فنِ کتابت) کا ہے۔

قرآن میں ہے:وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبَرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ.(المائدۃ:۲)

ترجمہ: اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔
(کنز الایمان)

اور جس کام سے منع کیا گیا اسکو کرنا عُدْوَانْ(زیادتی) ہے۔(خزائن العرفان)

لہذا شریعت میں جاندار کی تصویر بنانے سے منع کیا گیا ہے اور خطاط نے اس کا ارتکاب کرکے زیادتی کی پھر قرآن کے ادب وتکریم کا حکم ہے اس نے جاندار اور استعمال میں آنے والی اشیاء کی صورت میں مثلاً:جوتا اور اس قسم کی چیزیں قرآن کریم کی خَطّاطِی(نقش) کی تو وہ سوءِ ادبی اور تحقیر(بے ادبی) کا مُرتکِب ہوا۔ اور چھاپنے چھپوانے والے نے اسکے ساتھ گناہ وعدوان(زیادتی) میں تعاون کیا جس کی ممانعت مذکورہ آیت میں فرمائی گئی،اس لئے جان بوجھ کر تعاون کرنے والا بھی اس کے ساتھ گناہ اور اس کے حکم میں برابر کا شریک ہے۔

۳۔اس کی خرید وفروخت شرعاً حرام ہے۔

۴۔گناہ اگر اعلانیہ ہو تو توبہ اعلانیہ کرنا لازم ہو گی خفیہ توبہ یعنی تجدیدِ ایمان معتبر نہ ہو گا۔

۵۔جب تک توبہ نہ کریں،اقتداء ہر گز ہر گز جائز نہیں جس نے بھی اس عرصہ میں اقتداء کی ہو اسے اپنی نمازیں لوٹانی ہوں گی۔

۶۔ حرام کام کرکے اس پر ثواب کی نیت یہ ظلم پر ظلم ہے اور اگر وہ نہ مانے،چاہے عالم یا مفتی کیوں نہ ہو،اس کے کفر کی تشہیر کی جائے اور اس کی تذلیل کی جائے تاکہ آئندہ کوئی ایسی جرات نہ کرے اور لوگ اس کے کفر پر مطلع ہو کر اس کی تحریر اور تقریر سے متاثر نہ ہوں اور اس کی اقتداء میں نمازیں نہ پڑھیں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اس کے ساتھ سلام وکلام ترک کر دیں تاکہ وہ تائب ہو جب تک وہ توبہ نہ کرلے یہ سلسلہ جاری رکھا جائے اور اگر وہ تائب ہو جائے، پھر اس کی تذلیل بالکل نہ کی جائے کیونکہ کسی بھی مسلمان کی تذلیل وتحقیر حرام ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

الاثنین،۲۶ ربیع الآخر ۱۴۲۳ھ جولائی ۲۰۰۲ء